

پاکستان کی معیشت میں بہتری اور سرمایہ کاری کے لیے مواقع

لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری میں گورنر کا خطاب

3 مارچ 2017ء

جناب عبدالباسط صاحب، صدر لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری،

جناب ناصر حمید صاحب، نائب صدر ایل سی سی آئی،

مہمانان گرامی،

خواتین و حضرات،

السلام علیکم!

سب سے پہلے میں لاہور چیمبر آف کامرس کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ مجھے اس تقریب میں مدعو کر کے ملک کے ممتاز تاجروں سے مخاطب ہونے کا موقع دیا۔

خواتین و حضرات جیسا کہ آپ جانتے ہیں، پاکستان اس وقت معاشی ترقی کی دہلیز پر کھڑا ہے۔ بے پناہ مواقع موجود ہیں اور مجھے قوی امید ہے کہ اصلاحات کا اگلا مرحلہ شروع کر کے پاکستان معاشی نمو میں مزید اضافہ کر سکے گا۔ اس مرحلے پر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ماضی قریب کا غیر جانبدارانہ جائزہ لینا اور یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ہم نے بطور قوم کتنا سفر کر لیا ہے۔ یہاں بعض اہم

macroeconomic indicators کا جائزہ لینا بے محل نہ ہو گا۔ مالی سال 09 اور مالی سال 13 کے درمیان GDP growth کی اوسط صرف 2.8 فیصد تھی۔ اگلے تین سال میں یہ بڑھ کر 4 فیصد سے بھی زائد ہو گئی بلکہ مالی سال 16 میں real GDP

growth، 4.7 فیصد تک پہنچ گئی جو آٹھ سال کی سب سے زیادہ شرح تھی۔ رواں سال میں توقع ہے کہ GDP growth، 5 فیصد سے بھی تجاوز کر جائے گی۔

اسی دوران حکومت کی fiscal consolidation کی کوششوں سے اوسط budget deficit مالی سال 16 میں کم ہو کر 4.6 فیصد ہو گیا جو کہ مالی سال 13 میں 8.2 فیصد تھا۔

اس کے علاوہ ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر مسلسل بڑھ رہے ہیں: FX reserves اس وقت تقریباً 22 ارب ڈالر کی بلند سطح پر ہیں جو ملک کے سات مہینوں کے import bill کو ادا کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ماضی کا جائزہ لیں تو صرف تین سال پہلے ہمارے ذخائر تین مہینوں کی imports کا بوجھ اٹھانے کے قابل بھی نہیں تھے۔

پاکستان میں مہنگائی اب مستحکم ہو گئی ہے اور کئی دہائیوں کی سب سے کم سطح پر ہے۔ اس وقت میں جن حاضرین سے مخاطب ہوں مجھے یہ وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں کہ بہتر سرمایہ کاری فیصلے کرنے کے لیے price stability کی کیا اہمیت ہے۔

خواتین و حضرات،

اس مرحلے پر آپ یہ پوچھ سکتے ہیں کہ یہ بہتری کیسے آئی؟ اس کا جواب ہے مانیٹری، فسل اور انڈسٹریل حوالوں سے prudent معاشی پالیسیاں۔ interest rates کو ریکارڈ کم سطح پر رکھنے کے اسٹیٹ بینک کے فیصلے سے نجی شعبے کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ بینکوں سے قرضے لے اور اہم منصوبے شروع کرے۔ نومبر 2014ء سے اب تک ہم پالیسی ریٹ میں 425 basis points کمی کر چکے ہیں۔ اس کے نتیجے میں کمرشل بینکوں کے weighted average lending rates بھی کم ہو کر صرف 7 فیصد پر آ گئے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں کے اثرات کی واضح عکاسی نجی شعبے کی جانب سے قرضوں کے استعمال میں اضافے سے ہوتی ہے۔ صرف اس سال کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے نے بینکاری نظام سے 375.6 ارب روپے کا قرضہ لیا جبکہ گذشتہ 5 برسوں کے دوران اوسطاً صرف 230 ارب روپے کا قرض لیا گیا تھا۔ اس میں سے بیشتر قرضے صنعتی شعبے کے capital expenditures کو فنانس کرنے کے لیے حاصل کیے گئے، جیسا کہ fixed investment loans میں خاصے اضافے سے ظاہر ہے۔ یقیناً، مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران LSM growth کی بحالی میں قرضوں کی سازگار صورت حال نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

بیرونی محاذ پر تیل کی عالمی قیمتوں میں بھاری کمی سے حاصل ہونے والی support کو نمایاں حیثیت حاصل رہی اور اس سے کمزور exports کا اثر زائل کرنے میں مدد ملی۔ بین الاقوامی مالی اداروں کے ساتھ پاکستان کا مسلسل اشتراک اور بین الاقوامی capital market میں اس کے دوبارہ داخلے سے یہ بات یقینی بنانے میں مدد ملی کہ ملک نہ صرف با آسانی اپنی زر مبادلہ کی ادائیگیاں کرنے بلکہ زر مبادلہ کو جمع کرنے کے بھی قابل ہو سکا۔

اس کے ساتھ ساتھ توانائی کے مسائل نمٹانے پر حکومت کی فوری توجہ سے صنعتی سرگرمیوں کو تحریک ملی ہے اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں، ہمارے قانون نافذ کرنے والے ادارے ملک میں امن و امان کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے شب و روز کام کر رہے ہیں۔ اقتصادی اور سیکورٹی کے محاذوں پر ہونے والی پیش رفت سے پاکستان کے متعلق سرمایہ کاروں کے خیالات میں بہتری آئی ہے۔ صرف ایک سہ ماہی پہلے ہی Standard and Poor's نے پاکستان کی sovereign rating کو اپ گریڈ کیا ہے اور ملک انتہائی مسابقتی ریٹس پر بین الاقوامی منڈی میں 1 ارب ڈالر کے صکوک جاری کرنے کے قابل ہو سکا تھا۔

جہاں تک چینلجز کا تعلق ہے تو سب سے پہلا چینلج exports کی کمزور نمو ہے، جو کہ ملک میں درآمدات کے بڑھتے ہوئے بوجھ کے مقابلے میں کم ہے۔ اس مسئلے کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ ہم بے ربط انداز میں imports کو کم نہیں کرنا چاہتے، کیونکہ بیشتر اضافی imports معاشی نمو کو فروغ دینے سے متعلق ہیں۔ جیسے (capital goods (machinery، اور خام مال۔ ان حالات میں زرمبادلہ کے دباؤ کو کم کرنے کے لیے ہمارے پاس واحد آپشن consumer goods کی درآمدات کو محدود کرنا ہے۔ اور اسی لیے، ہم نے حال ہی میں متعدد consumer items کی درآمد پر کیش مارجن کی پابندیاں عائد کی ہیں۔

خواتین و حضرات،

پاکستان consumer items درآمد کرنے پر تقریباً 8.4 ارب ڈالر خرچ کرتا ہے۔ ہماری کمپنیاں درآمدی مال سے بھری پڑی ہیں، اس مال میں خوراک، گاڑیاں، ذاتی استعمال کی چیزیں، کپڑے اور دوسرا گھریلو ساز و سامان شامل ہے۔ آپ میری اس بات سے اتفاق کریں گے کہ ان میں سے زیادہ تر چیزیں غیر ضروری ہیں اور ان کے بہت سے ملکی نعم البدل دستیاب ہیں۔ مثال کے طور پر ہم بہترین کوالٹی کے کینو، آم، انگور، سیب اور دوسرے پھل پیدا کرتے ہیں، جن کا معیار اور ذائقہ کسی بھی ملک کے پھلوں سے بہتر ہوتا ہے۔ پھر بھی ہم سیب اور ناشپاتی نیوزی لینڈ سے اور دوسرے دور دراز کے ملکوں سے منگوا رہے ہیں حالانکہ یہی چیزیں آپ اپنے ملک کی مہنگی اور سستی دونوں طرح کی مارکیٹوں میں ٹھیلے پر آسانی سے مل سکتی ہیں۔

خواتین و حضرات،

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم معیشت کی macro stability کو، جسے سخت محنت کے بعد حاصل کیا گیا ہے، برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ ہم اس استحکام سے فائدہ اٹھانے پر بھرپور توجہ دے رہے ہیں تاکہ مستقبل میں اقتصادی نمو کو بڑھایا جاسکے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم نجی شعبے کی فعال شرکت کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ macroeconomic پالیسیوں اور عالمی حالات سے قطع نظر، یہ نجی شعبہ ہی ہے جو دنیا کے صفِ اول کے تمام ملکوں میں نمو کا انجن ثابت ہوا ہے۔

ہم اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ نجی شعبے کو نہ صرف physical capital میں بلکہ انسانی وسائل کی capacity-building اور skill-enhancement کے لیے درکار سرمایہ کاری کے لیے بھرپور تعاون کی ضرورت

ہے۔ ملکی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے ہر طرح کے بزنس کے لیے نہ صرف borrowing costs کم کر دی ہے بلکہ ایکسپورٹرز کے لیے اس کی refinance facilities بھی موجود ہیں تاکہ اُن کی working capital کی ضروریات اور ٹیکنالوجی اپ گریڈیشن کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ اسٹیٹ بینک نے EXIM Bank کے قیام میں بھی وفاقی حکومت کو مدد دی ہے تاکہ برآمدات کے لیے قرضہ بڑھایا جائے اور export credit guarantees کے علاوہ insurance facilities بھی فراہم کی جائیں۔

اسی طرح اسٹیٹ بینک چھوٹے اور درمیانے درجے پر معاشی سرگرمیوں میں اضافے کی بھرپور کوششیں کر رہا ہے: اس شعبے میں ہم نے یہ اقدامات کیے ہیں: بینکوں اور DFIs کو SME financing کے اہداف دینا شروع کیے ہیں، چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کے لیے credit guarantee scheme لائے ہیں، ملک میں ایک secured transaction registry بنانے کے لیے کوششیں کی ہیں، اور چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں کے لیے prudential regulations الگ کیے ہیں۔

آخر میں، میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ ملک کی معیشت میں بیرونی سرمایہ کاروں نے حال میں اپنی دلچسپی ظاہر کی ہے۔ Corporate deals یا تو مکمل ہو چکی ہیں یا پھر زیر غور ہیں اور ان کا تعلق بجلی کی پیداوار اور تقسیم کے علاوہ food processing اور گاڑیوں کے شعبوں سے ہے۔ ملک میں مستحکم طلب موجود ہے اور کاروباری ماحول بہتر ہو رہا ہے، چنانچہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ مواقع موجود ہیں کہ نجی شعبہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے، اور معیشت کو اگلے درجے پر لے جائے۔

آپ کا بے حد شکریہ!
